# 2983 ـ كيا حاملہ عورت حج كرسكتی ہے

**سوال**

كيا حاملہ عورت حج اورعمره كےمناسك ادا كرسكتی ہے ؟
اوركيا اس پرمدت حمل اثرانداز ہوتی ہے ( مثلا حمل كے آٹھويں ماه سے موازنہ كرتے ہوئے وه چوتھے ماه ميں ہو ) كيونكہ ازدحام اوررش كی وجہ سے عورت كاحمل ہی ساقط ہوجائے يا پھروه بيمارہوجائے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد لله.

1 ـ حمل كی حالت ميں عورت كا حج پرجانے ميں كوئي مانع نہيں ، اورحاملہ عورت پاک صاف اورطاہر ہے اس پرنماز كی ادائيگي اورروزه ركھنا لازمی ہے اوراسے دی گئي طلاق سنت طريقہ پردی گئي طلاق شمار ہوگي ۔

2 ـ بلكہ سنت ميں تويہ بھی ثابت ہے كہ اسماء بنت عميس رضي اللہ تعالی عنہا نبی صلی اللہ عليہ وسلم كے ساتھ حج كرنے كے ليے گئيں تووه حمل كے آخری ايام ميں تھيں بلكہ انہوں نے توميقات پرہی بچہ جنم ديا تھا ۔

عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا بيان كرتی ہيں كہ ـ ابوبكررضي اللہ تعالی عنہ كی بيوی ـ اسماء بنت عميس رضي اللہ تعالی عنہا نے شجره نامی جگہ پرمحمد بن ابوبكررضي اللہ تعالی عنہ كوجنم ديا ، تورسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے ابوبكررضي اللہ تعالی عنہ سے فرمايا كہ اسے كہوكہ وه غسل كركے احرام باندھ لے ۔صحيح مسلم حديث نمبر ( 1209 ) ۔

حديث ميں استعمال شده لفظ ( نفست ) كامعنی بچہ جنم ديا ہے ۔

اورشجرة كا معنی ذی الحليفہ جواہل مدينہ كا ميقات ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حديث كے فوائد بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں :

اوراس ميں يہ بھی بيان ہے كہ : حائضہ اورنفاس والی عورت كا احرام بھی صحيح ہے اوراحرام كے ليے ان دونوں كےليے غسل كرنا مستحب ہے ، اوراس پرسب اس پرمتفق ہيں كہ وه غسل كريں گيں ۔

ليكن ہمارا اورامام مالک اورابوحنيفہ اورجمہورعلماء كرام كا مسلک ہے كہ يہ مستحب ہے ، اورحسن اوراہل

ظاہرکہتے ہیں کہ یہ واجب ہے ۔

حائضہ اورنفاس والی عورت کے مکمل اعمال حج صحیح ہیں لیکن وہ طواف نہیں کریں گی اورنہ ہی وہ طواف کی رکعات ادا کریں گی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( تم بھی وہی اعمال کروجوسب حاجی کرتے ہیں صرف طواف نہ کرو ) دیکھیں : صحیح مسلم ( 8 / 133 ) ۔

اوراگرعورت نے فریضہ حج ادا نہ کیا ہوتوپھراس کے لیے حج کے ترک کرنے کے لیے حمل کوئي عذر شمار نہیں ہوگا ، کیونکہ اس کے لیے حج کرنا ممکن ہے اوروہ رش اورازدھام اوردھکم پیل والی جگہ سے اجتناب کرتے ہوئے حج ادا کرسکتی ہے ، اوراگروہ خود کنکریاں نہیں مارسکتی توکسی کواپنی طرف سے کنکریاں مارنے کے لیے وکیل مقرر کرسکتی ہے ، اوراسی طرح اگروہ پیدل چل کرطواف اورسعی نہیں کرسکتی توویل چئر ( ریڑھی ) پرکرسکتی ہے اوراسی طرح ۔

اوربہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جوحج کرتے ہیں اوروہ راستوں اوررہائش اورحج کے اعمال کرنے کے اعتبار سےبہت ہی زیادہ آرام وراحت میں ہوتے ہیں ۔

3 ـ جی ہاں اگرکوئي عورت حاملہ ہواورکسی تجربہ کاراورسپیشلسٹ ڈاکٹر نے یہ بتایا کہ اس عورت کی کمزوری یا بیماری یا کسی اورسبب کی وجہ سے اس کے حج پرجانے کی بنا پراسے اپنی جان یا پھر بچے کی جان کوخطرہ ہے ، تواس عورت کواس برس حج پرجانے سے منع کردیا جائے گا اوراسے حج سے روکنے کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

( نہ توخود نقصان اٹھاؤ اورنہ ہی کسی دوسرے کونقصان دو ) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر ( 2340 ) یہ حدیث حسن ہے آپ اس کی تخریج ابن رجب کی کتاب جامع العلوم والحکم ( 1 / 302 ) دیکھیں ۔

4 ـ اوربعض ڈاکٹر اورطبیب حمل کے ابتدائي اورآخری ایام میں فرق کرتے ہیں کہ حمل کے ابتدائي ایام میں بچے اورماں کوخطرہ ہوتا ہے ، اورآخری ایام میں توبغیر کسی خوف دلانے والے کے ہی خوف ہوتا ہے ۔

واللہ اعلم .